برکات سے انسانیت کو شاد کام کرے۔ کتاب سے تاریخ کے مطالعے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ روایتی نصابات کے بجائے یا ان کے ساتھ ساتھ ہر سطح پر طلبہ و طالبات کے لیے تاریخ کے مختلف ادوار پر مشتمل نصاب اس انداز سے مدون کیے جائیں کہ ان سے مسلم نوجوان کو اپنی شناخت ملے' حالات سے آگہی ہو' حقیقی پس منظر کا ادراک ہو' اور جذبہ عمل بیدار ہو۔ (مسلم سجاد)

Trying to Respond ' ڈاکٹر رابرٹ اے بٹلر' مرتب: محمد اکرام چغتائی۔ ناشر: پاکستان جیسوٹ سوسائٹی' لاہور۔ صفحات ۲۶۴۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔

سوئٹزر لینڈ کے رہنے والے ڈاکٹر رابرٹ بٹلر نے علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ حاصل کی۔ ۱۹۶۱ میں کیتھولک مشن پر پاکستان آئے۔ ۱۳ برس تک اورینٹل کالج پنجاب یونی ورسٹی لاہور کے شعبہ اطالوی زبان کے سربراہ رہے۔ لاہور میں مشنری سرگرمیوں کے لیے ان کا قیام ۲۵ برس تک رہا۔ وہ فرانسیسی' جرمن' انگریزی اور عربی زبانوں سے آگاہ تھے۔ ۱۹۹۶ میں انتقال ہوا۔

زیر نظر کتاب ان کے دوست محمد اکرام چغتائی نے مرتب کی ہے۔ سترہ ابواب پر مشتمل یہ کتاب' آنجہانی کے ذوق تحقیق' ترجمے کی صلاحیت اور مشنری نقطہ نظر سے معاملات کو دیکھنے کے اسلوب کی تصویر ہے۔ کتاب کے چند ابواب کا مختصر تعارف کرائیں تو یہ شکل بنتی ہے: (۱) منصور حلاج کی کتاب الطواسین کا فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ۔ مستشرقین کے لیے تصوف جیسا اختلافی موضوع من پسند ہے' کہ اس کے ذریعے وہ ایمان اور عمل کو مشق ستم بناتے اور اختلاف کی خلیج بڑھاتے ہیں۔ (۲) جلال الدین رومی کے افکار کا ترجمہ۔ اس میں بھی تصوفانہ عقائد کو چنا گیا ہے۔ (۳) اقبال کے افکار میں شیطان کے کردار کو موضوع بنا کر تصوف کی راہ تلاش کی گئی ہے۔ (۴) تصوف کی روحانی منازل اور مدارج کے حدود اربعہ کا بیان ہے۔ (۵) الہامی نام اور آج کا انسان' ایک کلامی بحث ہے۔ (۶) غلام احمد پرویز کی "قرآنی انقلابی فکر" کو بڑی محبت سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ پرویز کی اس ادا پر مصنف فدا ہو گئے ہیں کہ وہ سنت کی نفی کرتے ہیں۔ (۷) چند کتب پر طویل تبصرے ہیں۔ (۸) "مغربی پاکستان میں لادینی رجحان" مضمون میں پاکستان کو سیکولرائز کرنے کی خواہش پیش کی گئی ہے۔ مختلف اکابرین کے بیانات کو سیاق و سباق سے کاٹ کر اپنی بات کو پھیلایا گیا ہے۔ (۹) مختصر نوٹ میں پاکستانی مسلمانوں کے بارے میں مشاہدہ ہے۔ (۱۰) "پاکستان میں مسلم مسیحی مکالمہ" میں مصنف کا خیال ہے کہ مغرب میں شائع شدہ تنقیدی کتب سے یہاں کے مسلمان خوفزدہ رہتے ہیں' جس کے باعث غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ باہر سے آنے والے عیسائی مشنریوں کے بارے میں بھی تحفظات پائے جاتے ہیں' لیکن ہم وطن عیسائیوں کی سماجی کسمپرسی کے باوجود ان کے حب وطن